

دعوات حق

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ

رمضان المبارک کی فضیلت اور صبر کی اہمیت

خطبہ جمعہ المبارک ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

نحمدہ ونصلی علی رسول اللہ ﷺ ہو شہر
 الصبر والصبر ثوابہ الجنة وشہر المواساة وشہر یزاں فیہ رزق المومن وقال علیہ
 السلام ہو شہر اولہ رحمة واوسطہ مغفرة واخرہ عتق من النار (او کمال قال علیہ
 الصلوۃ والسلام)

میرے محترم بھائیو! دو تین باتیں عرض کرنی ہیں:

صبر کا مہینہ رمضان شریف کا مہینہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ صبر کا مہینہ ہے۔ اس میں صبر کی تعلیم دی جاتی ہے خواہشات کو روکنا، نفس کے اوپر کنٹرول کر کے نہ کھانا نہ پینا ظاہر بات ہے کہ اس وجہ سے تکلیف محسوس ہوتی ہے رات کے وقت میں تراویح شرکت کی ختم قرآن شریف یا سحری کے وقت دو تین گھنٹے بیدار رہنا، تہجد پڑھنا ظاہر بات ہے کہ یہ امور نفس کے اوپر شاق اور گراں ہیں۔ لیکن اس چیز کو ہم انتہائی ذوق شوق اور محبت سے بڑی خوشی اور خندہ پیشانی سے اور اس بھوک پیاس کو اس نفس کے کنٹرول کو اس رات کے بیداری کو بڑی خوشی کے ساتھ برداشت کرتے ہیں کہ یہ سب ہمارے لئے باعث خوشنودی خداوندی ہوگی اور جس چیز سے اللہ راضی ہو اور جس چیز کے بدلے جنت ملے۔

آج اگر ایک شخص دس روپے خرچ کرتا ہے چار پانچ گھنٹے روزانہ ڈیوٹی دیتا ہے ملازمت کرتا ہے تو اس لئے کہ ہمیں معلوم ہے کہ اس ڈیوٹی کے عوض ہمیں بھاری تنخواہ اور بڑا منافع ملے گا تو اگر کوئی کہہ دے کہ خدا تمہیں اس نوکری سے معزول کر دے تمہاری یہ نوکری ختم ہو جائے تو آپ کہیں گے کہ تم نے بددعا کی، بھلائی تو نہ کی اس لئے اگر خدا کے راستے میں چند گھنٹے بھوک اور پیاس تکلیف برداشت کر لیں اور اس کے بدلہ اللہ کی خوشنودی، رضا اور اللہ کا دیدار میسر ہو تو کتنا اچھا سودا ہے۔ حضور ﷺ نے مختصر الفاظ میں فرمایا والصبر ثوابہ الجنة صبر کا بدلہ جنت ہے تو رمضان کے روزوں اور ان کی مشقت کی وجہ سے رات کی تراویح، تہجد تلاوت قرآن سے جو مشقت پہنچے گی اس کا بدلہ

ملے گا جنت اللہ تعالیٰ ہم سب کو عطا فرمائے آمین

انما یوفی الصابرون اجرهم بغير حساب۔ خدا کی جانب سے خدا کے حکموں پر جو راضی ہوتے ہیں اس کی جانب سے ملنے والے احکام کو بخوشی بجالایا جائے یہ نہیں کہ روزہ ہے تو تنگ و ترش رہے ہر ایک سے لڑتا جھگڑتا رہے دوسرے دیکھ کر کہیں کہ دیوانہ کتا ہے یا شیر ہے کہ دھاڑ رہا ہے کہتے ہیں کہ اسے چھیڑومت اس کا روزہ ہے اس کے ساتھ بات مت کرو اب چا تو مارے گا اور لڑے گا اور خود وہ بھی کہتا ہے کہ مجھے چھیڑومت۔ میں روزے سے ہوں۔ بھی کیا یہ روزہ تم نے بد اخلاقی کا ذریعہ بنا دیا روزہ تو انسان کے اندر اخلاق پیدا کرتا ہے۔

وسعت رزق: حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ ویزاں فیہ رزق المؤمن رمضان کے مہینے میں مومن کا رزق بڑھ جاتا ہے یہ ہمارا اور آپ کا تجربہ ہے اور دو چار دن بعد روزہ ختم ہو گا تو فرق محسوس کر لو گے۔ بہت سے مسافروں کو رمضان کے علاوہ کہیں کھانا نہیں ملتا یہاں اسے کھانا دیں تو کہے گا کہ اللہ کے فضل سے میرے پاس کافی کھانا موجود ہے غریب سے غریب مسلمان کیوں نہ ہو! افطار کے وقت سحری کے وقت گیارہ ماہ کے مقابلے میں دیکھ لیں کہ رمضان میں رزق کی وسعت ہوتی ہے یقیناً فراموشی ہوتی ہے یہ تو بالمشاہدہ ہم دیکھ رہے ہیں۔

مواساة اور غمخواری: اور حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ہذا شہر المواساة یہ مہینہ غم خوارگی کا ہے اس میں ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کرو اور اپنی افطاری کیلئے چار پانچ چیزیں رکھیں تو کم سے کم غریب کو بھی اس سے کچھ تو حصہ دینا ہے۔ اپنے سے بڑھ کر نہیں تو اپنے ساتھ برابر تو کر لو۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ (سورۃ ۲ آیت ۹۲) جب تک اپنے پسندیدہ چیز کو اللہ کے نام پر خرچ نہ کر دو تو تم بُر (نیک) کے درجے حاصل نہیں کر سکتے، تو صحیح بھلائی تو یہ ہے کہ مسکین کی غم خوارگی میں اپنے سے بھی بہتر دے دو خیر اگر نہ ہو تو چلو مساوات کے درجے میں دے دو مساوات بھی نہیں تو مواسات کے درجے میں سبھی یہ تو نہ ہو کہ کھانے پینے کی بہتات ہے تھوڑی تھوڑی سی چھ لی اور باقی پھینک دی کتوں کو بلیوں کو اور آپ کے جوار میں محلہ میں بھوکے تڑپ رہے ہیں۔ بچے یتیم ہیں تو دس چیزیں اپنے افطار کے لئے ہیں تو دو چار تو اپنے قرب و جوار کے محتاجوں کو بھی دے دو۔ یہ مہینہ مواساة کا ہے۔ ہمدردی کا غم خوارگی کا اور آج کل کا موسم تو اعتدال کا ہے کہ نہ گرمی نہ پیاس نہ بھوک مگر یہ اندازہ تو پھر بھی روزہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ جو لوگ اس ملک میں اس زمین پر دو دو وقت، تین تین وقت کے بھوکے ہیں۔ فاقہ کش ہیں اور چار چار وقت کے فاقے گزار رہے ہیں۔ ہم نے صرف کھانے کو قتل از وقت کر دیا بجائے دوپہر سحری کے وقت کھالیا۔ ترتیب میں ذرا فرق آیا۔ مگر ہم بھوک محسوس کرتے ہیں تو جن کو دو دنوں میں تین دنوں میں ایک وقت بمشکل کھانا ملتا ہے آپ اپنی بھوک سے ان کی بھوک کا اندازہ لگالیں کہ ان کے بچوں کا اور ان غریبوں کا کیا حال ہوگا۔

حضرت عمرؓ کا عملی مواسات: حضرت عمرؓ بادشاہ وقت ہیں ملک میں قحط ہے وہ بغیر ٹخنے ہوئے ہو کا آنا استعمال فرماتے تھے۔ ملک کا گورنر آ کر کہتا ہے کہ اس سال کا غم خوارگی کا روزہ گزرا ہے۔ وہ فرماتے ہیں

کہ کیا تم یقین سے کہہ سکتے ہو کہ میری رعایا کے ہر فرد کو گندم کا آٹا مل سکتا ہے۔ اور جب یقین سے کہہ نہیں سکتے تو میں کیسے ایسی چیز استعمال کروں جس چیز سے میری رعایا محروم ہے۔ یہ تھا موساٰ اور غنوارگی کی مثال۔

ہندوستان میں قحط پڑا تو وہاں کی بادشاہ کی بیوی کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ ملک میں قحط ہے کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا، تو اس نے جواب میں کہا کہ بریانی اور پلاؤ کیوں نہیں کھاتے؟ تو جس کے ہاں ہر وقت پلاؤ پکتا ہو وہ بھوک اور قحط کو کیا سمجھے روزہ دار کو کھانے کی ترتیب سے تکلیف ہوتی ہے تو جس کو ملے ہی نہیں اس کا کیا حال ہوگا۔

افطاری کرانے کا اجر و ثواب: حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے کسی روزہ دار کی افطاری کا بندوبست کر لیا تو تین چیزیں آپ کو ملیں گی ایک تو یہ کہ آپ کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ دوسرا یہ کہ جہنم سے اللہ تعالیٰ آپ کے رقبہ (گردن) کو نجات دے دے گا۔ اور تیسری چیز یہ ہے کہ اس روزہ رکھنے والے کو جتنا اجر و ثواب ملے گا اتنا ہی تمہیں بھی ملے گا۔ دیکھو جخل مت کرو یہ نہ کہو کہ دوسرے کے چھوہارے کیوں کھاؤں۔ تم اگر سختی بن جاؤ تمہیں بھی پورا ثواب ملے گا۔ اور اتنا ہی اجر دوسرے کو بھی ملے گا۔ سخاوت پر اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے دس آدمیوں کو بھجور دے کر اس کا روزہ توڑا۔ افطاری کرائی تو دس آدمیوں کے روزوں کا ثواب تجھے جائیگا اور تمہاری گردن جہنم سے چھوٹ جائے گی۔

صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر شخص تو افطاری کرانے کی قدرت نہیں رکھتا۔ وہ یہ سمجھے کہ افطاری کا معنی دوسرے کو پیٹ بھر کر کھانا کھانا ہوگا۔ تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں غریب بھی ہیں جو پیٹ بھر کر کھانا نہیں دے سکتے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایک چھوہارہ دے دو ایک گھونٹ پانی کا دے دو اور ایک گھونٹ لسی کا دے دو۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ کنویں سے نلکے سے پانی لا کر روزہ دار کے سامنے رکھ دو اس پر تو پیسے خرچ نہیں ہوتے تو دولت لٹ رہی ہے ان دنوں میں ثواب لٹ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنا چاہتے ہیں

مغفرت را بہانہ می طلبد مغرب را بہا، نہ می طلبد

تو ایک گھونٹ پر ایک بھجور پر اللہ بخشے ہیں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں اس مہینے کی پہلی دہائی میں اللہ کی رحمت متوجہ ہوتی ہے رحمت برستی ہے دوسرے دس دنوں میں خدا کی جانب سے گناہوں کی بخشش ہوتی ہے، اور تیسرے عشرہ میں اللہ تعالیٰ گردنوں کو جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں۔

جہنم سے نجات کا آخری موقع: یہ عشرہ اخیرہ تو ایک ایسا ہے جیسا کہ کسی کا مقدمہ ہو قتل کا دعویٰ ہو اس نے ماتحت عدالت سے لے کر ہائی کورٹ سپریم کورٹ تک مقدمہ لڑا۔ سب جگہ اس پر ڈگری ہو گئی کہ اسے پھانسی دی جائے یہ واجب القتل ہے اور پھانسی ہوگا، اور وہ مایوس ہو کر اخیر میں رحم کی درخواست بادشاہ وقت کی خدمت میں پیش کرتا اب اگر ملک کے صدر اور بادشاہ کے دل میں رحم آیا اور لکھ دیا کہ چلو اپیل منظور ہے معاف کر دیا ہے تو پھانسی کے تختے سے بچ جائے گا، تو ہمارے اور آپ ﷺ کے کام افعال اور اقوال

کمانی کا محاسبہ: پہلے دس دن جو رحمت کے تھے، ہم نے اس میں کتنا حصہ حاصل کیا۔ یہ بچے جہاں لڈو مٹھائی کی تقسیم ہو رہی ہو تو بچے مٹھائی لیتے ہیں، جمع کرتے ہیں، پھر اکیلے بیٹھ کر گنتے ہیں۔ پہلا کہتا ہے کہ میں نے اتنا جمع کیا۔ دوسرا کہتا ہے کہ میں نے اتنا جمع کیا، تیسرا کہتا ہے کہ میں نے اتنا جمع کیا؟ کم ہو تو پھر دوڑتے ہیں، پھر دوڑتے ہیں، بچوں کو آپ نے دیکھا ہوگا ایک لالچ ہوتی ہے، ایک حرص ہوتی ہے، جتنا جمع کیا اس کو گن کر پھر دوڑتے ہیں، تو آج تم بھی گن لو کہ یہ درجے جو رحمت کے گزر گئے۔ میں نے خدا کی رحمتوں میں سے کتنی رحمتوں کو حاصل کیا۔ کتنے رحمت کے کام میں نے کئے؟ اگر نہیں کئے تو اپنے سر پر خاک ڈالنا چاہیے، رونا چاہتے کہ افسوس یہ تو بڑی دولت مجھ سے چلی گئی۔ دس دن مغفرت کے ہیں، سرٹیفکیٹ مغفرت کے ہیں، تم لوگوں کو اس دن کو اس دن میں مغفرت کے رمضان کے مغفرت

کا کتنا حصہ حاصل کیا۔ خیر وہ تو چلے گئے۔ یہ دس دن جس سے ہم گزر رہے ہیں۔ جس میں آخری درخواست نجات کی منظور ہو سکتی ہے۔ ہم اس کا کیسے استقبال کر رہے ہیں۔

مشاغل رمضان کا احتساب کیجئے: بھائی وہ جو گزر گئے، گزر گئے مگر یہ پانچ چھ دن جو باقی ہیں اس کو تو ضائع نہیں کرنا، گزرے ہوئے روزوں میں ندامت نہ ہوئی، روئے نہیں، کوئی نماز نہ لوٹائی، بندے کا حق واپس نہیں کیا۔ کسی کو گالی دینے سے رکے نہیں۔ حسد و بغض سے قتل و مقاتلہ سے نہیں رکے۔ یعنی سوچ لے کہ میں نے کون سی برائی پچیس دنوں میں ترک کر دی جو رمضان سے پہلے مقدمے جھگڑے تھے اب بھی ہیں جو قتل و مقاتلہ پہلے تھے وہ اب بھی رہے جو جو بازی پہلے تھی وہ اب بھی ہے عید گاہ میں لوگ عید کی نماز پڑھتے ہیں۔ روتے ہیں گڑ گڑاتے ہیں اور یہ اللہ کے بندے عید گاہ کے ارد گرد جوا کھیلنے ہیں۔..... ابھی یہ رقعہ کسی نے دیا ہے کہ اس کا کوئی علاج کر، بھی کیا یہ اسلام ہے یہ مسلمانی ہے عید کے دن ہمارا جو؟ اللہ وانا الیہ راجعون..... اخبار پڑھیں تو رمضان میں بھی وہی قتل و مقاتلہ اور جھگڑے ہیں، خدا معلوم کہ ہمارا ٹھکانا کہاں ہوگا۔ خدا کے در کو چھو کر ہم کہاں جائیں گے؟ کوئی اور در ہمارا ہے کہ وہاں پناہ مل جائے گی؟ اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے دنیا میں ٹھیکہ اگر لیا تو کچھ کام خراب ہو اور زیادہ اچھا ہو تو سارا ٹھیکہ مسترد کر دیا جاتا ہے۔ خدا کے ہاں طریقہ یہ ہے کہ اگر چند کام بھی اچھے ہوں تو خراب بھی اچھے ہی شمار کر لئے جائیں گے۔ تو ۳۰ دنوں میں ۲۵ دن گزر گئے ساڑھے چار دن باقی ہیں اسی سے وہ ۲۵ دن بھی کارآمد بنائے جاسکتے ہیں۔

دل بیارو دست بکار: آپ اگر راستہ میں چل رہے ہوں، کھیتی باڑی میں ہوں، دکان میں ہوں، دل بیارو دست بکار آپ ملازمت کیجئے۔ گھر میں رہیے مگر زبان اور دل میں اللہ کا ورد ہو۔ یہ سوچئے کہ یہ وقت غنیمت ہے دیکھنا یہ چار پانچ دن ہم سے برباد نہ ہوں، اس میں استغفار ہو، اللہ کا نام لیں اللہ کے سامنے روئیں۔ اس وقت کی قدر کریں تو ان شاء اللہ ہمارے یہ روزے کارآمد ثابت ہو جائیں گے۔

بھائیو! معلوم نہیں کہ آئندہ سال یہ روزہ مبارک ملے گا یا نہیں جن کو نہ ملے تو اس نعمت سے محروم ہوں گے جن کو یہ نعمت اب حاصل ہے اس کی قدر کریں۔

لیلۃ القدر: پھر ان پانچ دنوں میں بھی غنیمت کی چیز لیلۃ القدر ہے بخاری شریف میں ہے کہ ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ ہر رات آخری دس دنوں میں احتمال ہے رات کو عبادت کریں۔ یہ لیلۃ القدر کی طلب ہے تو وہ عبادت ۸۳ سال ۴ مہینے کی عبادت کے برابر ہے۔ بلکہ اس سے بھی بہتر ہے تمام رات جاگے تو خیر بہت بہتر رسول اللہ ان دس دنوں میں خدیوہ کر کوکس لیتے تھے، گھر کے اہل و عیال کو بیدار رکھتے عبادت میں مشغول رہتے، ہم ایسا کر سکیں تو بہتر بہتر بہتر نہ ہو تو رات کی ابتداء اور انتہاء کا حصہ تو عبادت میں گزار لیں۔ اگر کوئی رات لیلۃ القدر کی ہوئی تو فیہا نعمت اگر نہیں تو اللہ تو نیت کے مطابق معاملہ فرماتا ہے۔ یہ لیلۃ القدر ہے۔ حضور ﷺ آج رات تو پچیسویں

ہے کیا ہم آج رات عبادت میں گزاریں؟ فرمایا! ہاں ٹھیک ہے دوسرے دن دوسرے محلے والے آئے کہ آج رات شاید لیلة القدر ہو عبادت میں گزاریں فرمایا ہاں ٹھیک ہے تیسرے محلے والے تیسرے دن آئے۔ ان کو بھی فرمایا! ہاں ٹھیک ہے تو اب اس میں تطبیق یہ ہے کہ ہر محلے والے جنہیں آنے والی رات پر لیلة القدر کا گمان تھا۔ وہ عبادت میں تلاوت میں ذکر میں رات گزاریں گے اللہ تعالیٰ نیت کے مطابق ثواب دیتے ہیں۔ تو ان کو لیلة القدر کا ثواب دے دیں گے۔ یاد رہے کہ لیلة القدر آنکھوں سے نظر نہیں آتی۔ یہ عوام کی باتیں ہیں کہ دیواریں اور درخت گر جاتے ہیں۔ ممکن ہے کہ لیلة القدر میں یہ تمام چیزیں سجدہ کرتی ہوں۔

وان من شئ الا یسبح بحمدہ۔۔ کل قد علم صلوة و تسبیحہ

تو یہ ہو سکتا ہے کہ ہر چیز جسمانی طور پر بھی سجدہ ریز ہو جاتی ہو۔ نور نظر آئے یہ بھی ممکن ہے مگر نظر آنا ضروری نہیں۔ جو شخص رمضان میں عشاء کی صبح کی نماز پڑھتا ہو تہجد پڑھتا ہو اور اس سے یہ نمازیں فوت نہ ہوئی ہوں تو اس نے لیلة القدر پالیا کہ ۳۰ نمازیں عشاء کی صبح کی اور تہجد کی پڑھ لیں اور بیچ میں کچھ ذکر اذکار بھی کئے۔ اس نے لیلة القدر پالیا ان شاء اللہ ایک ہزار ماہ سے زیادہ اس کو اجر و ثواب ملے گا۔

عورتیں اور تراویح: عورتیں تراویح میں بڑی سست ہیں، محمد اللہ روزوں میں سستی نہیں ہے۔ تو وہ اگر تراویح بھی پڑھ لیں ایک وقت میں نہ پڑھ سکیں تو دس پڑھ لیں پھر سحری کو دس پڑھ لیں ۴ رکعت پڑھ لیں۔ بچوں کو سلا کر پھر چار رکعت پھر ضروری کام کرنے کے بعد چار رکعت اسی طرح بھی سہولت سے پڑھ سکتی ہیں۔ بھئی حقیقت یہ ہے کہ مغفرت کے خزانے کھلے ہوئے ہیں۔ رحمت اور دولت لٹ رہی ہے اور جہنم سے آزادی کے پروانے مل رہے ہیں۔ دینے والا (اللہ) تو موجود ہے مگر لینے والا نہیں۔

دعا: اب دعا کیجئے کہ اللہ ہم سب کو لینے والا بنا دے اور اللہ ہم سب کو بخش دے اور رمضان کی برکات سے ہمیں مالا مال فرماوے۔ یا اللہ رمضان کا مہینہ ہم سب پر بار بار بخیر و عافیت لے آ۔ اور جو وقت باقی ہے اس میں ہمیں مکمل بندگی کی توفیق عطا فرما یا اللہ رحمت کے دروازوں کو علم کے بند دروازوں کو معرفت اور حقیقت کے بند دروازوں کو ہم سب کے اوپر کھول دے یا اللہ اپنے فضل و کرم اور احسان سے ہم کو نواز اور ہمارے اس ملک کو جو آب و ہوا اور زمین و آسمان سے قاتلوں سے تخریب کاروں سے نجات دے دے۔ اے اللہ! ہمیں انسانیت شرافت اور حقیقی مسلمانی سے مالا مال فرما کہ مخلوق خدا کو تکلیف ضرر نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لوگوں میں انسانیت شرافت اور اسلام لے آئے کہ کسی مخلوق کو تکلیف نہ دے جب اسلام ہو تو چیونٹی کو بھی تکلیف نہ دے گا اور اسلام نہ ہو تو ہاتھی بھی ہضم کر کے اپنے آپ کو پکا مسلمان سمجھے گا۔ یا اللہ ہم سب کو مقبول الدعا بنا اور جس جس نے دعا کا کہا ہے یا اللہ ان سب غائبین و حاضرین کو باہر اد